

بسنٹ ایک ہندوانہ تھوار

گوپال آم جنم و محل کریخاں
لہجہ ان کے مولیٰ حاضری کے بعد
الستھنی کے پڑھتے ہیں جانی کے لئے
لہجہ ان کے مولیٰ حاضری کے بعد

اس دنہاں ڈاریہ ہائی بندہ رہنے والیں نے ایسا میں پہنچیں تھیں تھیں فاضل مدالتے سمجھی شریعت۔ تینیاں ہاتھ اسکی مدد میں ہے ایسا میں پہنچیں تھیں کی اور میں اپنے طبقی فوش رہا تو اس کے داؤں کے عرب مظاہرے اور بے جیانی کے پروگرام جدی تھے: ایک بڑی طابر
حاضری دو کمک لاہور گرد وابس آیا تو مشت کی اور میں اپنے طبقی فوش رہا تو اس کے داؤں کے عرب مظاہرے اور بے جیانی کے پروگرام جدی تھے: ایک بڑی طابر
بسنٹ ہندوانہ ہے تھوار ہے یا نہیں یہ فصلہ شریعت کو رشد دے سکتی ہے اس لیے اس سے رجوع کریں: فاضل مدالت سماں مدت آج پھر ہوئی
لاہور (دقائق ٹار خاص) لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سمز جسٹس میاں اٹھا تو اس کے میں اکثر منیر احمد علی پر ۲۱ صفحہ

بلاشہ **بسنٹ** ایک ہندوانہ تھوار ہے اور اس تھوار کا مسلم ثقافت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔
افسوسناک امر یہ ہے کہ وطن عزیز میں یہ تھوار پوری حشر سامانیوں کے ساتھ پورے جوش و خروش کے ساتھ
منایا جاتا ہے۔ پنگ بازی کے جنون میں ہر سال کئی قیمتیں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کروڑوں روپیہ اسراف و تذیر
کی نذر ہو جاتا ہے اچھے بھلے اور سبھدار لوگ لاٹھیاں لئے سڑکوں پر دیوانہ وار پنگلوں کے پیچھے دوڑتے نظر آتے ہیں
اس طرح وہ کئی حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی پچھے مکانوں کی چھتوں سے گر کر لئے اجل بن جاتے ہیں، کئی پنگ باز
پچھلی کی تاروں سے الجھ کروالدین کو داغی مفارقت دے جاتے ہیں۔ پھر پنگلوں کی ڈور سے بھلی کے تار بار بار الجھتے
ہیں اس سے سارا دن بھلی کی آنکھ چھوٹی جاری رہتی ہے اس کے باعث ٹرانسفارمر اور ہزاروں گھر انوں کے برتنی آلات
جل جاتے ہیں۔ اس طرح شرروں اور قصبوں میں دو روز مسلسل ہنگامہ برپا رہتا ہے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پنگ
بازی میں لڑائی جھنگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ چھتوں سے فائرنگ بھی ہوتی ہے، لامنگ کا بروائی ہو دہ انتظام کیا جاتا ہے۔
موسیقی اور بے ہنگم شور اور ہاؤ ہو سے پورے علاقے کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے گمراہیں روکنے والا کوئی نہیں۔
جبکہ یہ مشغله جان لیوا، روپے اور وقت کا ضیاع، بھلی کی بندش، آلات کا نقصان اور اسراف کا سبب ہے۔

ایسے حالات میں واپڈا کے ڈائریکٹر پلک ریلیشنز نے کہا ہے کہ یہ ستم ظرفی کی بات ہے کہ سرکاری عالیہ
کے کل پر زے کامران لاشاری، ریس کورس پارک لاہور میں ہفتہ بھر سے **بسنٹ** منانے کی تیاریاں کر رہے
ہیں نبھے جشن بیماراں کا نام دے دیا گیا ہے۔ لاہور کے بارو نقچوں کوں پر بڑے سائیز کی پنگیں نصب کی جائیں گی۔
ڈائریکٹر صاحب نے بتایا کہ گذشتہ سال دھاتی تاروں کی وجہ سے تین گڑ ٹیشنوں میں آگ لگ گئی جس سے واپڈا کو
کروڑوں کا نقصان ہوا۔ اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ع چوں کفر از کعبہ بر خیز و کعبہ مسلمانی

گذشتہ سال بمبئی کا ایک تاجربہ سنت کے لیام میں لاہور میں قیام پذیر تھا، اس نے اپنے تاثرات میں کہا ہے کہ ”جب میں نے والپی کا قصد کیا تو جن کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا وہ اصرار کرنے لگے کہ کچھ دن اور ٹھہر جاؤ۔ جمعرات کی رات ہمارا بسنت میلہ تو دیکھتے جاؤ۔ خدا کی قسم! تم اپنی بسنت بھول جاؤ گے۔ مجھے پہلے سے بڑا تجسس تھا کہ بسنت سے پہلے اتنا کچھ ہو رہا ہے تو بسنت کے موقع پر کیا ہو گا؟ لاہور کے جس علاقے میں میرا قیام تھا۔ وہاں سارا سارا دن محلی کی آنکھ بھول جاری رہتی۔ محلی کی تاروں کا بار بار آپس میں ٹکرانا تو قتفے سے دھماکوں کی آوازیں لائیں۔ پانی بند، مسجدوں میں وضو کے لئے پانی نہیں۔ چھوٹوں پر عجیب قسم کا شور، بار بار محلی کے جھکلوں سے اکثر لوگوں کے فرخ، موڑیں اور عکھے وغیرہ جل گئے۔ کوئی ایک بھی اس زیادتی کے خلاف آواز نہ اٹھا کا۔ ہر گھر خود اس جرم میں ملوث تھا۔ گذشتہ سال واپڈا کے تین گروہ سٹیشنوں کو الگ لگنے سے ۱۱ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس سال مزید ”برکت“ کی توقع ہے۔ اب تو محظوظ ہوتا ہے جیسے بسنت ہمارا نہیں بلکہ تمہارا ہی کوئی کام نہیں توارہ ہے کہ تمہاری حکومت بھی مجبور ہے کہ اگر اس پر پامدی لگائی تو یہ آنناہ ہو گا۔ تبھی تو اتنا بڑا اچانی اور مالی نقصان برداشت کر رہے ہیں۔ الثنائی وی پر بار بار اشਖار آتا رہا کہ بسنت ضرور منائیں۔ مگر فائزگن نہ کرودیکھنا کل کمیں یہ اشتہار بھی آتا نہ شروع ہو جائے کہ شراب پیو ضرور مگر غل غپڑہ نہ کرو۔

میں دعویی سے کہتا ہوں کہ ہم لوگ تم سے زیادہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں، تم ہوئے مسلمان بننے پھرتے ہو... ایمانداری سے بتانا... کیا تمہارا قرآن ایسی بسنت منانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار نہیں دیتا؟ جو لوگ آج سے چچاس سال پہلے دن کو چیخ چیخ کرتے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اور راتوں کو سکیاں بھر بھر کر اپنے رب سے ایک اسلامی وطن کی بھیک مانگا کرتے تھے۔

ڈھاکہ کو گناہ کر بھی تم نے ایسے لچھن درست نہیں کئے۔ اب سناؤ... اب کیا دینے کا ارادہ ہے؟ بھارت نے مسلمانوں کو شافتی جگ میں عبر تناک تخلیق دے دی ہے، اسلئے اسے جگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تاثرات عبرت کا تازیانہ ہیں... کاش! ہم اس پر غور و فکر کریں اور اپنے فکر و عمل میں صحمندانہ انقلاب برپا کرنے کی سعی کریں۔ حدیث پاک میں آیا ہے: ”من تشبہ بقوم فهومنهم“ جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہو گا۔ لہذا اس خالص ہندووں نہ رسم سے یکسر بازر ہننا چاہیے۔ اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ رسم اسرا ف و تبدیل پر مبنی ہے اور اسرا ف و تبدیل کے مرتكب شیطان کے بھائی ہیں۔

(ان انبیاء رین کانو ۱۱ خوان الشیطین) (بنی اسرائیل: ۲۷)

پھر بسنت کے موقع پر بھارتی و فوجی آمد، مصروفیات اور بھکھدوں کی اطلاعات باعثِ تشویش ہیں۔

نیز پاکستان میڈیا جس طرح بسنت کی کارروائیوں کو اچھا تھا ہے اور مختلف زاویوں سے ایکٹر سوں کی رنگی تصاویر شائع کرتا ہے وہ امر نمایت شرمناک ہے۔ اسی طرح پیشی میں بھی بسنت کو خاص کورنچ دی جاتی ہے۔
ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ بسنت اور پیاسا کھی کے نام پر وفود کے تباہ لوں پر پابندی لگادی جائے۔ اور ملک میں بسنت اور اسکی خرافات کو یکسر منوع قرار دیا جائے۔ (مشکریہ: ہفت روزہ الحمدیث لاہور)

بسنت نے قوم کو زخمی کر دیا

سابقہ بر سوں کی طرح لاہور میں اس سال بھی بسنت کا موسمی تھوار بڑے جوش و خروش، ترک و احتشام اور اخراجات کی فراوانی سے منیا جا رہا ہے۔ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں تو لاہور کا آسمان رنگ برلنگوں کا مرقع بنتا ہوا ہے۔ پیشتر پنگوں کے ساتھ دھاتی یا کیمیکل لگی ہوئی ڈورنگ ہی ہوئی ہے۔ جو موت کی ڈور ہے اور کئی ماوس کے پھوٹ کی جان لے سکتی ہے۔ فضاء ”نوكاتا، نوكاتا“ کے نعروں اور ”پنگ باز جما“ کے گانوں سے معمور ہے۔ یہ سلمہ کی روز سے جاری ہے اور ایک اندازے کے مطابق اس عیاشی پر کروڑوں روپے صرف کئے جا چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت ایک سو سے زائد افراد چھوٹوں سے گر کریا گاڑیوں سے گر کر زخمی ہوئے اور اب ہستا لوں میں پنچائے جا چکے ہیں، لاڈوں پیکرلوں کے غلط استعمال پر کئی جگہ تصادم ہوا اور عبادت گزاروں کو مساجد میں یکسوئی سے نماز ادا کرنے میں بھی دشواری پیش آئی، اس پر مستزاد بھلی کی آنکھ مچوی جورات بھر جاری رہی، اور کئی گھر انوں کی قیمتی برتنی اشیاء کو ناکارہ کر گئی ...

افسوںناک بات یہ ہے کہ اس برس بسنت کے موسمی تھوار میں سرکاری حلقوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ سستی نہیں بلکہ حد مہنگی تفریح ہے۔ بسنت کو ہم نے اپنے نہ ہی تھواروں سے بھی زیادہ اہمیت دے دی ہے اور اس پر اسراف اور عیاشی کی تمام حدود پاٹ دی ہیں۔ اب یہ تھوار ہماری یو یعام سماجی زندگی پر بھی شدت سے اثر انداز ہونے لگا ہے اور قومی عادات کو منفی رخ پر ڈال رہا ہے۔ اجتماعی قومی زیوال اس پر مستزا در ہے۔ سرکاری سرپرستی نے عوام کو کھل کھینچنے کا موقع بھی دیا۔ ان تمام امور کے پیش نظر اب بھوٹی ہوئی عادات کو بدلتے اور اچھی عادات کی ترغیب ڈالنے اور ترقیت کرنے کی ضرورت ہے، جس پر نہ حکومت توجہ دے رہی ہے اور نہ تنہ ہی اور ناقلتی اور ناقلتی اور اسے۔ 2000ء کا بسنت اپنی جو تلخیاں چھوڑ جائے گا اس کے زخم توہہ لوگ سہلائیں گے جن کے پھوٹ کو سانحات سے گزرنا پڑا ہے، تاہم اگر ابھی سے قوم کو اصلاح و ترقیت کی طرف راغب کر دیا جائے تو شاید سال بھر کی مومم سے اگلے سال بہتر نتائج نکل سکیں۔ اب کئی گھروں میں صفتِ ماتم بھی ہوئی ہے۔ اگلے سال قوم کو اس سے چجانے کی ضرورت ہے۔ اس برس بھی بسنت نے ”پالا نہیں اڑایا“ قوم کو زخمی کیا ہے۔ (مشکریہ نوائے وقت لاہور)